ماہی ہمدرد اور چوتھی بار ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم کا پروگرام ہمدرد کے ساحلی علاقوں میں شروع

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) ماہی ہمدرد اور ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے اشتراک سے ساحلی علاقوں میں ماہی پروری اور ٹیکنیکل تعلیم کا جامع پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ پروگرام کے تحت ساحلی اضلاع میں 5 تربیتی مراکز قائم کیے جائیں گے جہاں نوجوان ماہی پروری، جال سازی اور ابتدائی مرمت کی تربیت حاصل کریں گے۔ منگل کو ہمدرد ہاؤس میں ہونے والی تقریب میں وفاقی وزیر برائے ماہی پروری اور ٹیکنیکل تعلیم کے سیکرٹری نے مشترکہ طور پر پروگرام کا افتتاح کیا۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین انجینئر فرحان رضا کے مطابق پروگرام کا پہلا مرحلہ 18 ماہ پر محیط ہوگا جس میں 2400 نوجوان داخلہ لیں گے۔ ان میں سے 60 فیصد خواتین کو ترجیح دی جائے گی تاکہ ساحلی برادری میں خواتین کی شمولیت بڑھائی جا سکے۔ تربیت کے بعد کامیاب امیدواروں کو ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے سرٹیفکیٹ اور ہمدرد کی جانب سے ٹولز کا ایک سیٹ مفت دیا جائے گا۔

ہمدرد کے ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کہا کہ پروگرام کا نصاب مقامی ماہی پروری کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے تاکہ فارغ التحصیل طلبہ فوراً روزگار یا اپنا کام شروع کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہر مرکز میں جدید جال بافی کے 12 کھڈی اور مرمت کے لیے مکمل ورکشاپ قائم کی جائے گی۔ ان کے مطابق نجی شعبے کے 9 ادارے بھی اس پروگرام میں شراکت دار بن چکے ہیں جو تربیت کے بعد طلبہ کو ملازمت فراہم کریں گے۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے حکام کے مطابق پروگرام کی نگرانی کے لیے ایک مشترکہ کمیٹی قائم کی گئی ہے جو ہر تین ماہ بعد پیش رفت کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی میں ماہی پروری، تعلیم اور خواتین کی ترقی کے محکموں کے نمائندے شامل ہیں۔ حکام کے مطابق پہلے مرحلے کے کامیاب نتائج کی بنیاد پر اگلے سال مزید 3 مراکز کا اضافہ کیا جائے گا۔

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) ماہی ہمدرد اور ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے اشتراک سے ساحلی علاقوں میں ماہی پروری اور ٹیکنیکل تعلیم کا جامع پروگرام شروع

ساحلی شہر ماہی آباد کے ساحل پر واقع ماہی پروری کالج کے طلبہ نے پیر کے روز ایک منفرد تقریب میں اپنے تربیتی سفر کا آغاز کیا۔ کالج کے احاطے میں منعقدہ اس تقریب میں طلبہ کو روایتی جال بافی کے اوزار، رسیاں اور ابتدائی مرمت کے آلات تحفے میں دیے گئے۔ تقریب میں 120 نئے داخلہ لینے والے طلبہ اور ان کے والدین نے شرکت کی۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کہا کہ یہ علامتی عمل طلبہ کو یاد دلاتا ہے کہ ان کا پیشہ سمندر سے جڑا ہوا ہے اور اس کی بنیاد ہاتھ کی مہارت پر رکھی گئی ہے۔

کالج کے شعبہ ماہی پروری کے سربراہ محمد یونس ساجد نے بتایا کہ پہلے سال کے طلبہ کو چھ ہفتے تک جال کی بُنائی، گرہ لگانے اور پرانے جال کی مرمت کی تربیت دی جائے گی۔ ان کے مطابق اس دوران طلبہ کو ایک چھوٹا جال مکمل کرنا ہوگا جو کالج کی کشتی پر استعمال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’جو طالب علم اپنا جال خود بُنے گا وہ سمندر میں کسی کشتی پر جانے سے پہلے اپنی ضرورت پوری کر سکے گا، یہ اعتماد کسی کتاب سے نہیں آتا‘‘۔

تقریب میں ماہی پروری کے ریجنل ڈائریکٹر انجینئر فرحان رضا ہاشمی نے اعلان کیا کہ محکمہ کالج کے 30 طلبہ کو سال کے آخر میں ماہی گیری کی باقاعدہ اجازت نامے جاری کرے گا تاکہ وہ تربیت مکمل کرتے ہی چھوٹی کشتی کے ساتھ کام شروع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے کاغذ لے کر نہیں بلکہ جال اور کشتی لے کر فارغ ہوں‘‘۔ محکمہ اس مقصد کے لیے کالج کو 4 کشتیاں اور 2 جال بُننے کی مشینیں فراہم کرے گا۔

طلبہ کی نمائندہ کلثوم ناز نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خاندان میں پانچ نسلوں سے جال بُنا جاتا رہا ہے اور وہ اس روایت کو آگے لے جانا چاہتی ہیں۔ کالج کی انتظامیہ کے مطابق داخلہ لینے والے طلبہ میں 18 سے 22 سال کی عمر کے نوجوان سے لے کر 45 سال کے ماہی گیر تک شامل ہیں جو اپنی مہارت بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ کالج میں خواتین کے لیے الگ نشست کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

تقریب کے بعد طلبہ نے کالج کے ورکشاپ میں جال بُننے کی عملی مشق کی۔ کالج کے ایک استاد نے بتایا کہ پہلے ہی دن 40 طلبہ نے مکمل جال تیار کر لیا جو ایک عام جال سے کافی مختلف ہے۔ ورکشاپ میں موجود ایک بزرگ ماہی گیر نے کہا کہ ’’میں نے اپنا جال اپنے والد سے سیکھا تھا، آج یہ بچے اسے کتابوں سے سیکھ رہے ہیں اور یہ اچھا ہے‘‘۔ کالج انتظامیہ کے مطابق اگلے ہفتے ایک ماہر کاریگر کو مدعو کیا جائے گا جو جال کے ڈیزائن پر تربیت دے گا۔

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) 3 صفحہ آئندہ

ساحلی ماہی پروری کالج میں 120 نئے طلبہ کا داخلہ، 60 فیصد خواتین کو ترجیح دی جائے گی

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) ماہی ہمدرد اور ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے اشتراک سے ساحلی علاقوں میں ماہی پروری اور ٹیکنیکل تعلیم کا جامع پروگرام شروع

ساحلی شہر ماہی آباد کے ماہی پروری کالج میں منگل کی صبح ایک ایسی تقریب منعقد ہوئی جس میں کالج کے 120 نئے طلبہ کو روایتی جال بافی کے اوزار، رسیاں اور ابتدائی مرمت کے آلات تحفے میں دیے گئے۔ تقریب میں طلبہ کے والدین، ماہی گیر برادری کے نمائندوں اور محکمہ ماہی پروری کے افسران نے شرکت کی۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کہا کہ یہ علامتی عمل طلبہ کو یاد دلاتا ہے کہ ان کا پیشہ سمندر سے جڑا ہوا ہے اور اس کی بنیاد ہاتھ کی مہارت پر رکھی گئی ہے۔

کالج کے شعبہ ماہی پروری کے سربراہ محمد یونس ساجد نے بتایا کہ پہلے سال کے طلبہ کو چھ ہفتے تک جال کی بُنائی، گرہ لگانے اور پرانے جال کی مرمت کی تربیت دی جائے گی۔ ان کے مطابق اس دوران طلبہ کو ایک چھوٹا جال مکمل کرنا ہوگا جو کالج کی کشتی پر استعمال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’جو طالب علم اپنا جال خود بُنے گا وہ سمندر میں کسی کشتی پر جانے سے پہلے اپنی ضرورت پوری کر سکے گا، یہ اعتماد کسی کتاب سے نہیں آتا‘‘۔

تقریب میں ماہی پروری کے ریجنل ڈائریکٹر انجینئر فرحان رضا ہاشمی نے اعلان کیا کہ محکمہ کالج کے 30 طلبہ کو سال کے آخر میں ماہی گیری کی باقاعدہ اجازت نامے جاری کرے گا تاکہ وہ تربیت مکمل کرتے ہی چھوٹی کشتی کے ساتھ کام شروع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے کاغذ لے کر نہیں بلکہ جال اور کشتی لے کر فارغ ہوں‘‘۔ محکمہ اس مقصد کے لیے کالج کو 4 کشتیاں اور 2 جال بُننے کی مشینیں فراہم کرے گا۔

طلبہ کی نمائندہ کلثوم ناز نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خاندان میں پانچ نسلوں سے جال بُنا جاتا رہا ہے اور وہ اس روایت کو آگے لے جانا چاہتی ہیں۔ کالج کی انتظامیہ کے مطابق داخلہ لینے والے طلبہ میں 18 سے 22 سال کی عمر کے نوجوان سے لے کر 45 سال کے ماہی گیر تک شامل ہیں جو اپنی مہارت بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ کالج میں خواتین کے لیے الگ نشست کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

تقریب کے بعد طلبہ نے کالج کے ورکشاپ میں جال بُننے کی عملی مشق کی۔ کالج کے ایک استاد نے بتایا کہ پہلے ہی دن 40 طلبہ نے مکمل جال تیار کر لیا جو ایک عام جال سے کافی مختلف ہے۔ ورکشاپ میں موجود ایک بزرگ ماہی گیر نے کہا کہ ’’میں نے اپنا جال اپنے والد سے سیکھا تھا، آج یہ بچے اسے کتابوں سے سیکھ رہے ہیں اور یہ اچھا ہے‘‘۔ کالج انتظامیہ کے مطابق اگلے ہفتے ایک ماہر کاریگر کو مدعو کیا جائے گا جو جال کے ڈیزائن پر تربیت دے گا۔

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) 3 صفحہ آئندہ

ساحلی ماہی پروری کالج میں 120 نئے طلبہ کا داخلہ، 60 فیصد خواتین کو ترجیح دی جائے گی

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) ماہی ہمدرد اور ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے اشتراک سے ساحلی علاقوں میں ماہی پروری اور ٹیکنیکل تعلیم کا جامع پروگرام شروع

ساحلی شہر ماہی آباد کے ماہی پروری کالج میں منگل کی صبح ایک ایسی تقریب منعقد ہوئی جس میں کالج کے 120 نئے طلبہ کو روایتی جال بافی کے اوزار، رسیاں اور ابتدائی مرمت کے آلات تحفے میں دیے گئے۔ تقریب میں طلبہ کے والدین، ماہی گیر برادری کے نمائندوں اور محکمہ ماہی پروری کے افسران نے شرکت کی۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کہا کہ یہ علامتی عمل طلبہ کو یاد دلاتا ہے کہ ان کا پیشہ سمندر سے جڑا ہوا ہے اور اس کی بنیاد ہاتھ کی مہارت پر رکھی گئی ہے۔

کالج کے شعبہ ماہی پروری کے سربراہ محمد یونس ساجد نے بتایا کہ پہلے سال کے طلبہ کو چھ ہفتے تک جال کی بُنائی، گرہ لگانے اور پرانے جال کی مرمت کی تربیت دی جائے گی۔ ان کے مطابق اس دوران طلبہ کو ایک چھوٹا جال مکمل کرنا ہوگا جو کالج کی کشتی پر استعمال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ’’جو طالب علم اپنا جال خود بُنے گا وہ سمندر میں کسی کشتی پر جانے سے پہلے اپنی ضرورت پوری کر سکے گا، یہ اعتماد کسی کتاب سے نہیں آتا‘‘۔

تقریب میں ماہی پروری کے ریجنل ڈائریکٹر انجینئر فرحان رضا ہاشمی نے اعلان کیا کہ محکمہ کالج کے 30 طلبہ کو سال کے آخر میں ماہی گیری کی باقاعدہ اجازت نامے جاری کرے گا تاکہ وہ تربیت مکمل کرتے ہی چھوٹی کشتی کے ساتھ کام شروع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ یہ بچے کاغذ لے کر نہیں بلکہ جال اور کشتی لے کر فارغ ہوں‘‘۔ محکمہ اس مقصد کے لیے کالج کو 4 کشتیاں اور 2 جال بُننے کی مشینیں فراہم کرے گا۔

طلبہ کی نمائندہ کلثوم ناز نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خاندان میں پانچ نسلوں سے جال بُنا جاتا رہا ہے اور وہ اس روایت کو آگے لے جانا چاہتی ہیں۔ کالج کی انتظامیہ کے مطابق داخلہ لینے والے طلبہ میں 18 سے 22 سال کی عمر کے نوجوان سے لے کر 45 سال کے ماہی گیر تک شامل ہیں جو اپنی مہارت بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ کالج میں خواتین کے لیے الگ نشست کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

تقریب کے بعد طلبہ نے کالج کے ورکشاپ میں جال بُننے کی عملی مشق کی۔ کالج کے ایک استاد نے بتایا کہ پہلے ہی دن 40 طلبہ نے مکمل جال تیار کر لیا جو ایک عام جال سے کافی مختلف ہے۔ ورکشاپ میں موجود ایک بزرگ ماہی گیر نے کہا کہ ’’میں نے اپنا جال اپنے والد سے سیکھا تھا، آج یہ بچے اسے کتابوں سے سیکھ رہے ہیں اور یہ اچھا ہے‘‘۔ کالج انتظامیہ کے مطابق اگلے ہفتے ایک ماہر کاریگر کو مدعو کیا جائے گا جو جال کے ڈیزائن پر تربیت دے گا۔

(ہمدرد/ماہی آباد/ہمدرد) 3 صفحہ آئندہ